331

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،7۔جنوری2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اورنعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت 2009 کاایوان میں پیش کرنا

ایک وزیر پنجاب پبلک سروس کمیشن کی سالانہ رپورٹ بابت 2009 ایوان میں پیش کریں گے۔

333

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک، 7۔جنوری 2011

(یوم الجمع، 2۔صفر المظفر 1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر رانا مشہود احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

خَلَقَ الْإِنسَانَ مِن
صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿١٤﴾ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِن مَّارِجٍ مِّن
نَّارٍ ﴿١٥﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٦﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ
وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿١٨﴾
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ﴿١٩﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ﴿٢٠﴾
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢١﴾ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ
الْمَرْجَانُ ﴿٢٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٣﴾
وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ﴿٢٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ﴿٢٥﴾ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٢٧﴾

سُوْرَۃُ الرَّحمٰن آیات 14 تا 27

اسی نے انسان کو ٹھیکرے کی طرح کھنکھناتی مٹی سے بنایا(14) اور جنات کو آگ کے شعلے سے پیدا کیا(15) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(16) وہی دونوں مشرقوں اور دونوں مغربوں کا مالک ہے(17) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(18) اسی نے دو دریا رواں کئے جو آپس میں ملتے ہیں(19) دونوں میں ایک آڑ ہے کہ (اس سے) تجاوز نہیں کر سکتے(20) تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟(21) دونوں

دریاؤں سے موتی اور مونگے نکلتے ہیں(22)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(23)اور جہاز بھی اسی کے ہیں جو دریا میں پہاڑوں کی طرح اونچے کھڑے ہوتے ہیں(24)تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے ؟(25)جو (مخلوق) زمین پر ہے سب کو فنا ہونا ہے(26)اور تمھارے پرودگار ہی کی ذات (بابرکت) جو صاحب جلال وعظمت ہے باقی رہے گی(27)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

رسول مجتبیٰ کہئے محمد مصطفیٰ کہئے
خدا کے بعد بس وہ ہیں پھر اس کے بعد کیا کہئے
جب ان کا ذکر ہو دنیا سراپا گوش ہو جائے
جب ان کا نام آئے مرحبا صلِ علیٰ کہئے
شریعت کا ہے یہ اصرار ختم الانبیاء کہئے
محبت کا تقاضا ہے کہ محبوب خدا کہئے
مدینہ یاد آتا ہے تو پھر آنسو نہیں رُکتے
میری آنکھوں کو ماہر چشمہ آبِ بقاء کہئے

تعزیت

مرحوم گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کی وفات

پر دعائے مغفرت

جناب قائم مقام سپیکر: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جیسا کہ مورخہ 4۔جنوری2011 کو اسلام آباد میں پیش آنے والے افسوس ناک واقعہ کا آپ سب کو علم ہے جب گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کو قتل کر دیا گیا تھا۔ میں اپنی طرف سے اور اس پورے ایوان کی طرف سے مقتول گورنر کے اہل خانہ سے اظہارِ افسوس کرتا ہوں اور اُن کو یقین دلاتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان اُن کے غم میں برابر کا شریک ہے اور مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا گو ہے۔ جناب سلمان تاثیر کی ناگہانی وفات سے صوبہ پنجاب نہ صرف ایک فعال سیاسی کا ممبر بلکہ ایک ہمدرد اور انسانیت دوست شخص سے بھی محروم ہو گیا ہے۔ جناب سلمان تاثیر 1988 میں اس ایوان کے ممبر منتخب ہوئے تھے اور مئی2008 سے پاکستان کے سب سے بڑے صوبے کے آئینی سربراہ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ اُن کے قتل کے سوگ میں مورخہ 5۔جنوری 2011 کو اسمبلی کا اجلاس بغیر کارروائی کے ملتوی کر دیا گیا تھا اور آج بھی کوئی کارروائی نہیں ہو گی۔ ابھی دعائے مغفرت کے بعد سینئر منسٹر راجہ ریاض صاحب بات کریں گے، اپوزیشن سے بات ہو گی اور رانا ثناء اللہ صاحب کی بات کے بعد آج کا اجلاس ختم کر دیا جائے گا۔ سب سے پہلے میں قاری صاحب کو دعائے مغفرت کے لئے کہوں گا۔

وزیر مال (حاجی محمد اسحاق): جناب سپیکر! میری درخواست ہو گی کہ ایک مرتبہ سورۃ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

گورنر پنجاب جناب سلمان تاثیر کے بہیمانہ قتل پر اظہار افسوس اور غیر جانبدار انکوائری کروانے کا مطالبہ

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔جناب سپیکر! جس طرح پورے ہاؤس کے علم میں ہے کہ 4۔جنوری 2011 کی شام اسلام آباد میں یہ افسوسناک واقعہ ہوا اور اس صوبے کے آئینی سربراہ گورنر کو جس بے دردی کے ساتھ ایک پولیس کانسٹیبل نے شہید کیا اسے پورے ملک میں انتہائی غم وغصہ سے دیکھا گیا اور اُس کا افسوس کیا گیا۔اس پر جتنی بھی مذمت کی جائے، کم ہے اور یہ ایک انتہائی افسوسناک واقعہ ہے۔اس کے ساتھ ساتھ آپ جانتے ہیں کہ گورنر پنجاب اس معزز ہاؤس کے ممبر بھی رہ چکے ہیں۔وہ ایک سیاسی کا ممبر اور ایک سیاسی سوچ رکھنے والے پاکستان پیپلز پارٹی کے لیڈر تھے، جمہوریت پر اُن کا مکمل یقین تھا اور جمہوری اداروں کی مضبوطی کے لئے وہ ہر قسم کی کوشش بھی کرتے تھے۔وہ ایک نڈر انسان بھی تھے اور بہت سے threats کے باوجود بڑی دلیری کے ساتھ وہ اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔سیاست میں اختلافات ہوتے ہیں اور کچھ دوستوں کو اُن سے اختلاف بھی ہوگا لیکن سیاست اور جمہوریت کا یہ حُسن ہے کہ جو چیزیں آج اس ملک میں لوگ دیکھ رہے ہیں یہ پہلے آمریت کے دور میں کبھی دیکھنے میں نہیں آئیں کہ مذاکرات بھی ہو رہے ہیں، لڑائی بھی ہو رہی ہے، ایک دوسرے پر الزام بھی لگ رہے ہیں اور مفاہمت کی سیاست بھی اس ملک میں ہو رہی ہے۔پہلے تو یہ ہوتا تھا کہ ایک پارٹی جیل اور دوسری اقتدار میں ہوتی تھی مگر اب اللہ کا فضل ہے کہ اس ملک میں کوئی سیاسی قیدی نہیں۔ان سے کچھ اختلاف دوستوں کو ضرور ہو سکتا ہے اور یہ سیاست اور جمہوریت کا حسن ہے لیکن بطور انسان ان پر جس بے دردی سے ایک کانسٹیبل نے حملہ کیا وہ ہمارے لئے ایک لمحہ فکریہ بھی ہے کہ وہ کانسٹیبل جس کے بارے میں ہمارے ایک سینئر پولیس آفیسر نے لکھا کہ اسے وی آئی پی پروٹوکول پر نہ لگایا جائے کیونکہ یہ آدمی اس کام کے لئے fit نہیں ہے مگر اسے ڈیوٹی پر لگایا گیا اور جب وہ فائرنگ کر رہا تھا تو دوسرے کانسٹیبلوں نے اس پر فائر کیوں نہیں کیا، اسے زخمی کیوں نہ کیا اور کیوں نہ روکا بلکہ خاموش تماشائی کی طرح دیکھتے رہے؟ ان تمام چیزوں کی انکوائری ہو رہی ہے اور حقائق سامنے آئیں گے لیکن اس کے پیچھے یقیناً کوئی نہ کوئی سازش اور story ہے اور یہ ایک سیاسی قتل ہے جسے مختلف لوگ مختلف رنگ دینے کی کوشش کر رہے ہیں تو میری ان سے یہ گزارش ہو گی کہ ایک سیاسی سوچ والے سیاسی شخص پر دوران سیاست حملہ ایک سیاسی سازش ہے اور یہ سیاسی قتل ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے وہ کم ہے۔

جناب سپیکر! آخر میں جس طرح آپ نے فرمایا تو میں اس پورے House کی طرف سے ان کے اہلخانہ، ان کی اہلیہ اور بچوں سے افسوس کرتا ہوں اور دعا ہے کہ اللہ انہیں جنت میں جگہ دے۔ (آمین) بہت مہربانی

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! تاریخ میں کچھ لمحے ایسے ہیں کہ جن کی اہمیت اتنی زیادہ ہو جاتی ہے کہ ان کی حیثیت کو پہچاننا اور سمجھنا انتہائی اہم ہو جاتا ہے۔ پاکستان مسلم لیگ (ق)، چودھری شجاعت حسین، چودھری پرویزالٰہی اور ہماری پوری پارٹی کا دل وجان سے یہ موقف ہے کہ ہم اس blasphemy law کو change نہیں ہونے دیں گے اور جو بھی ناموس رسالت ﷺ کے خلاف بات کرے گا اس کی سزا موت ہی ہو گی، اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ قتل کی بھی سزا پھانسی ہے۔ کچھ ایسے جرائم ہیں کہ جن کی نوعیت پاکستان پینل کوڈ اور عدالتوں نے انتہائی deliberation کے بعد ہی تجویز کی ہے تو اس جرم کی سزا کو بھی کسی وجہ سے ہی رکھا گیا اور وہ اچانک کہیں سے نہیں آئی لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجھے یہ بھی کہنا ہے کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی بھی شخص بندوق اٹھا کر کہے کہ یہ ناموس رسالت ﷺ کا مرتکب ہوا ہے تو میں اسے گولی مارتا ہوں جبکہ عدالتیں اس چیز کو prove کرنے کے لئے موجود ہیں۔ اس balance کو سمجھنا انتہائی اہم ہے اور اسی کے لئے آج آواز اٹھانی اہم ہے۔ اسی بات پر تمام مکاتب فکر کے levels چاہے وہ میڈیا ہے، چاہے وہ لوگ ہیں، مولانا ہیں، اسمبلی کے لوگ ہیں، political parties ہیں، اس بات کی باریکی کو سمجھیں کیونکہ اس سے ایک بہت بڑا ایسا division create کرنے کی سازش کی جا رہی ہے تاکہ پاکستان اور democracy destabilize ہو سکیں۔

جناب سپیکر! کوئی بھی شخص جو مسلمان ہے for that matter جو اپنے بھی دین کے لوگ چاہے وہ Christ یا کوئی بھی ہیں وہ کسی بھی طور اپنے رسول اور اپنے پیغمبروں کے لئے اسی طرح ہی جان دیتے ہیں اور اسی طرح ہی اپنے ماں باپ، اولاد اور اپنی جانیں ناموس رسالت ﷺ کے لئے قربان کرتے ہیں اور اس کی قطعاً اجازت نہیں دی جا سکتی کہ اس کو lightly لیا جائے۔ ایک بات اور میں کہوں گی کہ اس law کے ہوتے ہوئے تقریباً ایک ہزار cases ایسے سامنے آئے کہ جن کی تفصیل بھی میرے پاس موجود ہے لیکن میں اس تفصیل میں نہیں جاؤں گی، جس میں یہ لوگ guilty پائے گئے ان میں احمدی بھی تھے، ہندو بھی تھے، عیسائی بھی تھے اور مسلمان خود تھے۔ جن پر ایک ہزار cases ہوئے لیکن

جب وہ condemn ہوئے تو سپریم کورٹ میں جاکر انہوں نے اس کا ریلیف لیا۔ جب کسی ایک عمل کی سزا ہی نہ دی جائے تو پھر اس قسم کی گڑ بڑ ہوتی ہے کیونکہ نتیجے میں تقریباً 35/37 قتل ہوئے یعنی لوگ اس چیز پر مجبور ہوئے کہ وہ law کو اپنے ہاتھ میں لیں۔ میں اس کو question نہیں کر رہی کہ جب ایک appellant authority ہے لیکن over the years کہیں نہ کہیں اس سزا کو نہیں دیا گیا اور اسی وجہ سے میرا خیال ہے کہ بات قتل تک جاتی ہے کہ اس آدمی کو قتل کر واس سے کم کچھ نہیں ہے جو کہ ایک افسوسناک سوچ ہے۔

جناب سپیکر! شریعت کورٹ یا سپریم کورٹ کے لئے انتہائی اہم ہے کہ وہ اس کی ذمہ داری لیں اور یہ ان عدالتوں کی ذمہ داری ہے۔ بطور ایم پی ایز، ایم این ایز اور سینیٹرز ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم لوگوں کی آواز کو balance کریں۔ کہیں پر بھی غیر ذمہ دارانہ روّیہ اس قسم کی tragedies کو جنم دیتا ہے جن سے history turn ہوتی ہے۔ یہ لمحہ فکریہ نہیں بلکہ انتہائی اہم لمحہ ہے۔ ہمیں اپنے آپ کو clear کرنا ہوگا کہ اس اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلام کی کسی طرح سے مذاق کی اجازت نہیں دی جاسکتی لیکن اس کے ساتھ ساتھ کسی شخص کو بھی یہ اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ اپنے طور پر قانون کو ہاتھ میں لے اور کسی ایک شخص کے جسم میں گولیاں اتار دے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: رانا ثناء اللہ خان صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ گورنر پنجاب (مرحوم) سلمان تاثیر صاحب ایک سیاسی کا ممبر تھے اور انہوں نے اپنی زندگی میں بھرپور سیاست کی اور اپنی پارٹی کے لئے بھرپور کردار ادا کیا۔ یہ بات مناسب نہیں ہوگی لیکن positive sense میں اگر یہ بات کہوں کہ ہمارے ساتھ جس بات پر کوئی اختلاف ہوتا تھا تو اس کی بنیاد بھی یہی تھی کہ ہمارا یہ موقف تھا کہ گورنر کا عہدہ ایک آئینی سربراہ کا ہے اس لئے سیاسی معاملات میں involve نہ ہوں لیکن انہوں نے اپنے تقریباً اڑھائی سالہ دور میں بھرپور انداز میں اپنی پارٹی کے موقف کو ہر جگہ رکھا اور اس کے لئے کوشش کی۔ ان کا بطور گورنر کردار پیپلز پارٹی کے ایک سیاسی کا ممبر کے طور پر کسی بھی دوسرے حوالہ سے زیادہ مضبوط ہے اور وہ خود بھی اس بات کو چھپاتے نہیں تھے کیونکہ وہ بجا طور پر یعنی ایک بے خوف، نڈر اور بڑی دو ٹوک اور سیدھی بات کرنے والے انسان تھے اور وہ یہ کہتے تھے کہ میں پیپلز پارٹی کا جیالا ہوں۔ ان کا معاملہ اب اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور ہماری یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے صغیرہ اور کبیرہ گناہ معاف کرے، انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی family کو اس صدمہ

کو برداشت کرنے کی توفیق دے۔ جو بات یہاں پر ہوئی ہے کہ اس قتل کو کوئی اور رنگ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہماری طرف سے یا پاکستان مسلم لیگ(ن) کے کسی بھی رہنما، کا ممبر یا قیادت کی طرف سے قطعی طور پر کوئی بات اب تک نہیں ہوئی۔ جب بھی بات ہوئی ہے تو ہم نے یہی کہا ہے کہ اس معاملے کی انکوائری ہو رہی ہے۔ آج میں نے پیپلز پارٹی کے ایک انتہائی ذمہ دار عہدیدار کا بیان پڑھا ہے کہ "تحقیقات پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی جا رہی ہے اور اس مقدمے کی تفتیش پر اثر انداز ہونے کی کوشش کی جا رہی ہے" حالانکہ اس مقدمے کی تفتیش اسلام آباد پولیس کر رہی ہے۔ یہ مقدمہ اسلام آباد کے تھانہ کوہسار میں درج ہوا اور اس joint investigation team میں اسلام آباد پولیس کے علاوہ آئی ایس آئی، آئی بی اور دوسرے intelligence اداروں کے لوگ شامل ہیں ان میں سے کوئی agency بھی provincial نہیں ہے۔ صوبائی حکومت نے اپنے طور پر ایک ٹیم بنائی ہے اور اسے ان چیزوں کا جواب تلاش کرنے کی ذمہ داری سونپی گئی ہے جس کا محترم سینئر منسٹر راجہ ریاض صاحب نے بھی ذکر کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے کسی بھی معزز ممبر کو اس بارے میں ابہام نہ رہے کہ اس وقت راولپنڈی میں SSP Special Branch ناصر خان دُرانی صاحب تھے جو اس وقت ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس (سپیشل برانچ) ہیں۔ نفری کی کمی کی وجہ سے کچھ لوگوں کو PC سے بلایا گیا کہ وہ سپیشل برانچ میں آکر ڈیوٹی کریں، جو لوگ PC سے سپیشل برانچ راولپنڈی میں ڈیوٹی کرنے کے لئے گئے ان کی جب screening کی گئی تو اس screening کے بعد گیارہ لوگ، ایک آدمی نہیں بلکہ انہوں نے گیارہ لوگوں کے متعلق یہ لکھا کہ یہ آدمی ہمیں نہیں چاہئیں۔ ان آدمیوں کی background اور ان کے معاملات کسی حساس ڈیوٹی کے لئے fit نہیں ہیں لیکن اس میں یہ نہیں لکھا گیا کہ یہ ڈیپارٹمنٹ کے لئے fit نہیں ہیں۔ اس درخواست پر ان کو وہاں سے withdraw کر لیا گیا اور یہ لوگ واپس PC میں جا کر اپنی ڈیوٹی کرتے رہے۔ مئی 2007 میں ممتاز قادری Elite Training کے لئے select ہوا اور selection کے بعد اس نے Elite Training School سے تقریباً چھ ماہ کی training حاصل کی۔ اس کے بعد وہ راولپنڈی چلا گیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک وہ ایلیٹ فورس راولپنڈی میں اپنی ڈیوٹی کر رہا تھا۔ اس سے پہلے بھی جب گورنر صاحب یا چیف منسٹر صاحب وہاں پر جاتے رہے ہیں تو ایلیٹ فورس کے لوگوں میں یہ بھی شامل تھا اور وہ اسی طرح دو تین بار پہلے بھی ڈیوٹی کر چکا ہے۔ اس واقعہ میں کہاں negligence ہوئی، کہاں کوتاہی ہوئی، ایک انتہائی high level کی کمیٹی اس کا جائزہ لے رہی ہے اور وہ اس بات کو بھی inquire کرے گی کہ گورنر پنجاب جب یہاں سے

صبح روانہ ہوئے تو ان کی روانگی کی اطلاع کمشنر، DIG، RPO راولپنڈی کے علاوہ IG اسلام آباد کو بھی تھی؟ اس letter میں وہی کچھ لکھا تھا جو راولپنڈی کی انتظامیہ کو لکھا گیا تھا۔ Blue Book کے مطابق اسلام آباد کی jurisdiction میں سکیورٹی کی ذمہ داری اسلام آباد انتظامیہ اور پولیس کی ہے تو کیا وجہ ہے کہ وہ ایلیٹ فورس کا دستہ جو راولپنڈی سے گورنر صاحب کی سکیورٹی کے لئے اسلام آباد میں موجود تھا اور بجا طور پر ان کی ذمہ داری تھی لیکن وہاں پر اسلام آباد کا اسکواڈ کہاں تھا اور اسلام آباد کے IG صاحب نے اس خط کو کہاں پھینک دیا؟ انہوں نے اس بات کی توجہ نہیں کی کہ گورنر صاحب اسلام آباد آئے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ Interior Ministry جو اسلام آباد کی territorial security کو manage کرتی ہے اور رینجر فورس اس کے ماتحت ہے وہاں پر رینجر کا اسکواڈ کیوں نہیں تھا؟ اللہ تعالیٰ کے کاموں میں دخل یا اندازہ تو کوئی نہیں لگا سکتا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہاں پر دو forces کے لوگ ہوتے تو شاید اس ملزم کو یہ جرائت نہ ہوتی۔ بہر حال یہ تمام وہ سوال ہیں جن کا جواب قیاس کی بنیاد پر، impression کی بنیاد پر اور رائے کی بنیاد پر قائم کر لینا مناسب نہیں ہے۔ میں محترم راجہ ریاض صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر ہماری طرف سے کسی different angle کی کوئی کوشش ہوئی ہے تو بالکل اس کو pin point کریں۔ ہم اس بات کی حساسیت اور پاکستان پیپلز پارٹی کے تمام کارکنوں کے جذبات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ ہم قطعی طور پر کوئی ایسا عمل یا بات نہیں کرنا چاہتے جس سے کسی کے جذبات کو ٹھیس پہنچے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے لئے بھی ضروری ہے کہ آپ کی طرف سے کوئی صاحب اس چیز کو اس انداز سے پیش نہ کرے جس سے ایک سوال اور اس کا جواب اگر آئے تو یہ چیز دوسرے رخ پر چلی جائے۔ جو بھی وجوہات سامنے آئیں گی خواہ وہ religious extremists کا معاملہ سامنے آئے، خواہ کسی کی طرف سے سیاسی تجاوز سامنے آئے۔ اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو مل کر اس رجحان کو redress کرنا ہوگا کہ ہر آدمی یہ سوچے کہ میں خود ہی انصاف کروں گا اور خود ہی فیصلہ کروں گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ رجحان ہمارے معاشرے میں پایا جاتا ہے۔ اس رجحان کو ہم سب نے مل کر redress کرنا ہے اور اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ ان چیزوں کو ملحوظ خاطر رکھنا ہوگا۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، راجہ صاحب!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! میری آج کی تقریر کی ریکارڈنگ سن لیں میں نے کسی جگہ پر بھی رانا صاحب یا ان کی جماعت کا ذکر نہیں کیا بلکہ میں نے یہ کہا تھا

کہ کچھ لوگ اس کو اس طرح کا رنگ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں نے اُن سے بھی التجاء کی تھی کہ یہ شخص ایک سیاسی سوچ کا مالک تھا اس چیز کو سیاسی ہی رکھا جائے اس کو کوئی اور شکل نہ دی جائے۔ میرے محترم بھائی جناب وزیر قانون نے جو دوسری بات کی ہے کہ اسلام آباد میں وزیر اعلیٰ پنجاب کئی دفعہ گئے، میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ جب وہ اسلام آباد تشریف لے کر جاتے ہیں تو ان کی تمام سکیورٹی پنجاب پولیس کر رہی ہوتی ہے۔ وہاں پر کوئی اسلام آباد کی پولیس نہیں ہوتی اور کوئی رینجر نہیں ہوتی۔ اسی طرح جب گورنر صاحب جاتے ہیں تو ان کی بھی تمام سکیورٹی پنجاب حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے اور وہ ادا کر رہی ہوتی ہے۔ اس میں کمی کہاں آئی، کیا غلطی ہوئی اس کی نشاندہی میں نے بھی پہلے کی اور انہوں نے بھی کی ہے۔ اس کی تحقیقات ہو رہی ہیں اور ہم نے صرف اس کی نشاندہی کی ہے، جو تحقیقات ہو رہی ہیں، میں اس کا اعتراف کرتا ہوں کہ اسلام آباد کے وفاقی ادارے اس کی تفتیش کر رہے ہیں اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے بھی ایک ٹیم بنائی ہے، جو سوالات میں نے اٹھائے ہیں یہ سب کے لئے common ہیں کہ یہ کس طرح ڈیوٹی پر لگا اور جب یہ فائرنگ کر رہا تھا تو اس کے دوسرے ساتھیوں نے ایکشن کیوں نہیں لیا؟ یہ سب سوالیہ نشان ہیں اور اس کی انکوائری ہو رہی ہے۔ جب رپورٹ آئے گی تو وہ پوری قوم کے سامنے آ جائے گی اور اس پر ہم نے عدم اعتماد بھی نہیں کیا ہے۔ ہمیں پورا یقین ہے کہ ہمارے ادارے، پنجاب حکومت کے ادارے جو تفتیش کر رہے ہیں انشاء اللہ اس کی رپورٹ حقائق پر مبنی ہو گی اور اصل چہرے بے نقاب ہوں گے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ اب اجلاس سوموار مورخہ 10۔جنوری 2011 سہ پہر 3 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔